Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba

دار التحقیق و دفاع صحابہ

www.sunnilibrary.com

مروجہ ماتم کی نوعیت، اس کے اثبات پر شیعی دلائل اور ان کے دندان شکن جوابات

سینہ کوبی اور منہ پر طمانچہ مارنے کے دلائل کا رد

تالیف

مناظر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی

سنی لائبریری

ادارہ دار التحقیق

https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل دوم

مروجہ ماتم کی نوعیت، اس کے اثبات پر شیعی دلائل اور ان کے دندان شکن جوابات

نواسۂ رسول امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر شہیدان کربلا کی یاد میں شیعہ حضرات تمام سال اور خاص کر محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں جگہ جگہ "مجلس ماتم" کا انعقاد کرتے ہیں۔ اور "ماتمی جلوس" کا اہتمام ہوتا ہے۔ ان مجالس و محافل کی نوعیت یہ ہوتی ہے لوگ سیاہ کپڑے پہن کر "ہائے حسین ہائے حسین" کی صداؤں میں اپنا سینہ کوٹتے ہیں۔ زنجیروں اور چھریوں سے اپنی پشت اور سینوں کو زخمی کر کے خون بہا کر "رسم شبیری" ادا کرتے ہیں۔ ایسے ماتمی جلوسوں میں تابوت، ذوالجناح، علم عباس اور نیزوں پر رنگ برنگے دوپٹے نمایاں نظر آتے ہیں۔ اور یوں ان تمام خرافات کے ساتھ بڑی بڑی سڑکوں، گلی محلوں سے ان کا گزر ہوتا ہے۔

ان کے مذہبی ذاکرین جاہل عوام اور اپنے ہم مسلک جاہل شیعوں کو یہ بتانے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ کہ یہ فعل معمولی نہیں۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ اور اس کی اتنی فضیلت ہے۔ جو ایک مرتبہ ماتم کرے گا۔ وہ جنت میں درجات اعلیٰ کا مستحق ہو جائے گا۔ ماتم کے جواز و اثبات پر بہت سی چھوٹی موٹی کتب دستیاب ہیں۔ سردست میں انہی کے ایک مناظر، مبلغ اعظم مولوی محمد اسمٰعیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گوجروی کی تصنیف "براہین ماتم" سے چند ایسے دلائل پیش کرتا ہوں جن پر شیعہ لوگوں کو ناز ہے۔ اور ان کا دعویٰ ہے۔ کہ آج تک کوئی سنی ان دلائل کا جواب نہ دے سکا۔ اس لیے "اس مبلغ اعظم" کی کتاب کے دس عدد معرکۃ الآراء اعتراضات یا دلائل نقل کرکے پھر ان کا یکے بعد دیگرے جواب عرض کروں گا۔ جس سے حق حق اور باطل باطل ہو جائے گا۔

دلیل اوّل

سینہ کوبی اور منہ پر طمانچہ مارنے کا ثبوت

براہین ماتم:

سب سے زیادہ زور ہمارے برادران کا سینہ کوبی پر ہوتا ہے۔ بلکہ اس میں تو زمین و آسمان کے قلابے ملا دیا کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے ہزاروں ثبوت کتاب و سنت میں موجود ہیں۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ۔

(پ ۲۷ الذاریات)

ترجمہ:

پھر آگے آئیں بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دروازہ سے ہائے ہائے کرتی ہوئی پھر اپنا منہ پیٹا افسوس سے اور کہا کہ ہائے کیا جنے گی بچہ بڑھیا۔

(تفسیر موضح القرآن مصنفہ شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی ص ۴۴۵ مطبوعہ لاہور) (براہین ماتم ص ۵۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب اوّل:

مولوی اسماعیل گوجروی شیعی نے اپنے ہاں مروجہ ماتم کو ثابت کرنے کے لیے شاہ عبدالقادر صاحب کی موضح القرآن سے جو عبارت پیش کی ہے۔ اس میں شاہ صاحب نے ایک بے سند حکایت بیان کی ہے۔ اس بے سند حکایت نے مولوی اسماعیل کے لیے آب حیات کا کام دیا۔ اور اپنی تصنیف "براہین ماتم" میں ایک موضوع یا سرخی قائم کر کے اس کے ذیل میں تائیدی طور پر یہ حکایت نقل کی۔ سرخی یہ ہے۔ "ثبوت سینہ کوبی و رخسار زنی بر حسین"

لیکن اس قسم کی بے سند حکایت سے اپنے مسلک کو ثابت کرنے کے لیے اُسے بطور دلیل پیش کرنا یوں سمجھئے۔ جیسا کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل گیا ہو۔ مولوی گوجروی صاحب کا دعویٰ کتنا وزنی اور اس کے اثبات کے لیے بے سروپا و بے سند حکایت پیش کرنا خود ثابت کرتا ہے۔ کہ اس حکایت کے بے سند ہوتے ہوئے بھی اس کا اصل موضوع اور مضمون کی سرخی سے کوئی تعلق نہیں۔ اتنے اہم دعویٰ کے لیے چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ کوئی نص قرآنی پیش کی جاتی۔ یا کسی صحیح حدیث یا کسی معتبر اہل سنت کی کتاب کی عبارت پیش کرتے۔ جس سے صاحب کتاب اسماعیل گوجروی مروجہ ماتم کے اثبات پر استدلال لاتے۔ تو بھی کچھ محنت پھل لاتی۔ اگر تھوڑے سے وقت کے لیے بر سبیل تنزل حکایت مذکورہ کو ہم درست مان لیتے ہیں۔ تو مولوی صاحب سے یہ پوچھا جا سکتا ہے حضرت صاحب! آپ کا عنوان ہے۔ مروجہ ماتم میں سینہ کوبی اور رخسار زنی تو آپ ہی ذرا بتائیں۔ کہ اس واقعہ میں سینہ کوبی کے لیے کون سا لفظ استعمال ہوا باقی رہا رخسار زنی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ کا اپنے منہ پر ہاتھ مارنا تو یہ شرم و حیا کی وجہ سے تھا۔ انہوں نے کسی کا ماتم کرتے ہوئے یہ حرکت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں کی ۔

علاوہ ازیں سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے اس فعل کو آج تک کسی پیغمبر، امام یا فقیہہ امت نے مروجہ ماتم کے جواز پر بطور دلیل پیش کیا ہو۔ تو کوئی ایک صحیح روایت بتا دیں۔ منہ مانگا انعام حاصل کریں ۔

جواب دوم:

جس آیت سے مولوی اسماعیل گوجروی نے مروجہ ماتم میں سینہ کوبی وغیرہ کو ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ اصل واقعہ کچھ اس طرح ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی عمر نا نوے برس کی ہو چکی تھی۔ اور خود ابراہیم علیہ السلام ایک سو بیس سال کی عمر پا چکے تھے۔ شادی کے بعد ان دونوں کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے انہیں ایک بیٹا ملنے کی خوشخبری سنائی۔ تو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے مارے تعجب کے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا۔ یعنی ہائے افسوس! کیا میرے ہاں بچہ ہوگا۔ حالانکہ میں بہت بوڑھی ہو چکی۔ اور ادھر میرا خاوند بھی انتہائی بوڑھا ہو چکا ہے۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے یہ الفاظ ایک تعجب کے انداز سے نکلے۔ جیسا کہ انہونی بات اور خوشی کی بات کے وقت عورتوں کی طبیعت اس قسم کے الفاظ نکالتی ہے۔ ان الفاظ کو اللہ تعالیٰ نے عربی زبان میں قرآن کے اندر ذکر فرما دیا۔ انداز تعجب اور مروجہ ماتم میں فرق نہ کرنا اپنے فہم و ادراک کے ماتم کے برابر ہے۔ آیئے اس تعجب سے نکلے ان الفاظ کو خود شیعہ کتب سے ثابت کریں۔ ملاحظہ ہو۔

تفسیر قمی:

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِىْ صَرَّةٍ اَىْ فِىْ جَمَاعَةٍ فَصَكَّتْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَجْهَهَا اَیْ فَغَطَّتْهُ لِمَا بَشَّرَهَا جِبْرِیْلُ بِاِسْحَاقَ۔

(تفسیر قمی ص ۴۰۸ مطبوعہ ایران طبع قدیم)

ترجمہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا جماعت میں آئیں۔ تو جبرئیل علیہ السلام نے انہیں حضرت اسحاق کی خوشخبری سنائی۔ آپ نے اس خوشخبری کی وجہ سے حیاء و شرم کے ساتھ اپنا چہرہ کپڑے میں چھپا لیا۔

منہج الصادقین:

مقاتل و کلبی گفتہ اند۔ کہ انگشتہا را جمع کردہ در ہر دو جبینِ خود زد و ایں از عادت زناں است در وقتیکہ تعجب کنند و گویند کہ در ایں حال کہ ایں مژدہ شنید دمِ حیض در خود یافت و بجہت حیاء طمانچہ بر روئے خود زد۔

(تفسیر منہج الصادقین جلد نہم ص ۴۰ مطبوعہ تہران، سورۃ الذاریات)

ترجمہ:

مقاتل اور کلبی کہتے ہیں۔ کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے انگلیوں کو اکٹھا کر کے اپنے ماتھے پر رکھا۔ اور ایسا کرنا عورتوں کی عادت ہوتی ہے۔ جبکہ وہ کسی بات پر تعجب کریں۔ اور بیان کرتے ہیں کہ اس خوشخبری کے سنتے ہی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کا خونِ حیض جاری ہو گیا۔ اور شرم و حیاء کی وجہ سے اپنے منہ پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طمانچہ مارا۔

تفسیر صافی:

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا قِيْلَ فَلَطَمَتْ بِاَطْرَافِ الْاَصَابِعِ ، جَبْهَتَهَا فِعْلَ الْمُتَعَجِّبِ وَالْقُمِّيْ اَيْ غَطَّتْهُ۔

(تفسیر صافی جلد دوم ص ۶۰۸ سورۃ الذاریات
مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ:

کہا گیا ہے۔ کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے انگلیوں کے کناروں کو اپنے منہ پر مارا۔ جیسا کہ کوئی تعجب کرنے والا حالت تعجب میں کرتا ہے۔ اور "قمی" نے کہا ہے۔ کہ آپ نے از روئے حیا اپنے چہرہ کو کپڑے یا ہاتھوں میں) چھپایا تھا۔

مجمع البیان:

(فَصَكَّتْ وَجْهَهَا) اَيْ جَمَعَتْ اَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبِيْنَهَا تَعَجُّبًا۔

(تفسیر مجمع البیان جلد نہم ص ۱۵۷ مطبوعہ تہران
طبع جدید)

ترجمہ:

حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ کی انگلیوں کو اکٹھا کر کے بطور تعجب اپنی پیشانی پر مارا۔

حاصل کلام:

مذکورہ شیعہ تفاسیر نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ مولوی اسماعیل گوجروی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے جس آیت سے مروجہ ماتم میں سینہ کوبی اور رخسار زنی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس آیت کو اس پر دلیل و حجت لایا ہے۔ یہ سب کچھ اس کی جہالتِ مرکبہ کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ انہی کے عظیم مفسر قمی نے ”صکت“ کا معنی ”غطت“ کیا۔ جو چہرہ ڈھانپنے یا چھپانے کو کہتے ہیں۔ رخسار زنی کہاں اور چہرہ ڈھانپنا کہاں؟ دوسرے مفسر نے اس کا مفہوم یوں بیان کیا ہے۔ کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے اپنے چہرہ پر ہاتھ مارا۔ اور ایسا کرنا از روئے تعجب تھا۔ جو عام طور پر بوقتِ تعجب عورتوں کی عادت ہوتی ہے۔ اسی طرح تیسرے مفسر نے اس کی وضاحت یوں کی۔ کہ مائی صاحبہ نے انگلیوں کے کناروں کو اکٹھا کر کے اپنے منہ پر تعجب کرتے مارا۔

اب ان تفاسیر کی وضاحت کے بعد میں شیعہ مولوی اسماعیل گوجروی سے پوچھتا ہوں۔ کہ یہ مفسرین بھی تمہارے ہی ہیں۔ کیا یہ جاہل اور بے وقوف تھے۔ اگر جواب اثبات میں ہو۔ تو پھر شیعہ حضرات کے نزدیک یہ تفسیریں غیر مقبول بلکہ مردود ہوں۔ حالانکہ وہ ان تفاسیر کو قابل اعتماد شمار کرتے ہیں۔ اور اگر واقعی قابلِ اعتماد ہیں۔ تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مولوی صاحب! آپ اپنے مسلک سے ناواقف ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کو دھوکہ میں رکھ کر ایک من گھڑت مسلک کی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ اس آیت سے اگر ماتم پر استدلال درست ہوتا۔ تو مذکورہ تفسیروں کی روشنی میں اس کا طریقہ یہ ہوتا۔ کہ جب کسی شیعہ کے ہاں بچہ پیدا ہونے کے آثار دکھائی دیں۔ تو وہ اس خوشی کا اظہار منہ پر طمانچہ مار کر کرتا۔ اور یہ طریقہ ماتم بھی صرف عورتوں تک محدود ہوتا کیونکہ آیت مذکورہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ایسی کوئی حرکت کا تذکرہ نہیں ملتا۔ تیسرا یہ کہ اگر ماتم کا جواز اس آیت سے درست ہوتا۔ تو اپنے چہرے کو

https://ataunnabi.blogspot.com/

پردے سے چھپا کر یا اپنے ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپ کر اس پر عمل کر لیا جاتا۔ اس میں بھی کسی تعجب کی کیفیت کا ہونا لازمی ہے۔

ان چند تصریحات کی روشنی میں قارئین حضرات غور کریں۔ کہ مذکورہ آیت کی جو تفاسیر شیعہ مفسرین نے کی ہیں۔ ان کو دیکھ کر آپ بخوبی جان چکے ہوں گے کہ اس آیت کا مروجہ ماتم سے کیا تعلق ہے؟ میں دعوٰی سے کہتا ہوں۔ کہ شیعہ علماء و ذاکرین کو اس بات کا پورا پورا علم ہے۔ کہ آیت مذکورہ سے مروجہ ماتم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر وہ کہیں۔ کہ مروجہ ماتم کا آیت زیر بحث سے تعلق ہے تو اس پر ایک شرط باندھیں۔ کہ اگر واقعی تم کہتے ہو۔ کہ مروجہ ماتم کا آیت سے تعلق نہیں تو بہتر ورنہ اپنی بیوی کو تین طلاقیں دینے کی شرط باندھو۔ یعنی یوں کہو۔ کہ اگر اس آیت سے مروجہ ماتم ثابت نہیں۔ تو میری بیوی کو تین طلاقیں۔ اور جو بھی عورت میرے نکاح میں آئے اُسے بھی تین طلاقیں۔

اس شرط کے پیش کرنے کے بعد کوئی بھی شیعہ مولوی مروجہ ماتم پر اس آیت سے استدلال کرنے کا دعوٰی نہیں کرے گا۔ ذرا اس نسخہ کو آزما کر دیکھ لیں۔

سُنی لائبریری ڈاٹ کام
www.sunnilibrary.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari